اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

(پاکستان)

یوم شنبہ ۲ شعبان ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ: سالانہ چندہ ۲۴ روپے ۔ ششماہی ۱۳ ۔ سہ ماہی ۷ ۔ ماہوار ۲/۱ ۲

جلد ۴/۳۸ | ۲۰ ہجرت ۱۳۲۹ ش | ۲۰ مئی ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۱۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ مئی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

گنج میں جلسہ

لاہور ۱۹ مئی ۔ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کے زیر اہتمام ۲۰ کو ایک جلسہ مسجد احمدیہ گنج میں بوقت پانچ بجے سے شروع ہو کر رات کے گیارہ بجے تک ہوگا ۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی اور مولوی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور دیگر مبلغین سلسلہ تقاریر فرمائیں گے ۔

حکومت اقلیتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر چکی ہے

میرپور خاص ۱۹ مئی ۔ آج میرپور خاص میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خوراک آنریبل پیرزادہ عبد الستار نے کہا کہ پاکستان کی حکومت اقلیتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کا کامل تہیہ کر چکی ہے ۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی شکایات وزراء متعلقہ حکام کے نوٹس میں لایا کریں ۔ ان کا بغور اور مناسب حل سوچا جایا کرے گا ۔ آپ نے آج میرپور میں پھلوں کے فارموں کا معائنہ بھی کیا ۔ جس میں آموں ، کیلوں اور خربوزوں کی بیرونی قسموں کے متعلق تجربے کئے جا رہے ہیں ۔

کشمیر کے معاملے میں زبردستی یا دباؤ سے کوئی فیصلہ قبول نہیں کیا جائیگا (لیاقت)

میں مصالحت کنندہ کی حیثیت سے پاکستان و بھارت کی امداد کرنیکی ہر ممکن کوشش کروں گا (ڈکسن)

لیک سکیس ۱۹ مئی کشمیر سے فوجوں کے انخلاء پر مامور سر اوون ڈکسن نے کہا ۔ کہ میں اپنے آپ کو مصالحت کنندہ سمجھتا ہوں ۔ اور میں پاکستان و بھارت کی اس مسئلے میں امداد کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا ۔ لیک سکیس میں آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا ۔ میں نے مسئلہ کشمیر کی تفاصیل اور حقائق کا مطالعہ کر کے اب کشمیر کے عقدے کی بڑی حد تک کو سمجھ لیا ہے ۔ ایلاینس کے سیاسی پہلوؤں پر کسی قسم کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا ۔ اور کہا میں برصغیر پاک و ہند میں پہنچ کر ریاست کو فوجوں سے خالی کرنے کے مسئلہ پر توجہ دوں گا ۔

یاد رہے کہ سر اوون ڈکسن ۲۶ اکتوبر کو ۔۔۔ اپنے عملے کا انتخاب تقریباً مکمل کر لیا ہے ۔ دہلی پہنچنے سے پہلے میں لندن یا پیرس میں مسٹر ۔۔۔ سے بھی ملوں گا ۔ آپ ۲۰ مئی تک دہلی پہنچیں گے ۔ آپ پہلے کراچی آ رہے تھے ۔ اب پہلے نئی دہلی جائیں گے ۔ تاکہ پنڈت نہرو سے ان کے انڈونیشیا جانے سے پہلے پہلے مل سکیں ۔

ہمارا سیاسی مبصر بتاتا ہے کہ ۔۔۔ سر اوون ڈکسن ۔۔۔ یقیناً کشمیر میں غیر جانبدارانہ فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے ۔ اور کشمیری عوام آزادی سے اپنی قسمت کے متعلق آپ کوئی رائے دے سکیں گے ۔

لاس اینجلیز ۱۹ مئی ۔ کل وزیر اعظم پاکستان نے بھی یہاں ٹاؤن ہال میں ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا ۔ کہ کشمیر کا سارا قضیہ بین الاقوامی دنیا کے سامنے ہے ۔ سال تک اسے حل کرنے کے لئے پاکستان کا رویہ یہی رہا ہے کہ وہ پرامن طریق سے اسے حل کرے ۔ لیکن اس امن دوستی کے باوجود پاکستان زبردستی یا دباؤ سے کسی فیصلہ کو تسلیم نہیں کرے گا ۔

۔۔۔ نے بتایا کہ پاکستانی عوام میں اتحاد ہے ۔ اور چونکہ اکثریت مسلمان ہے ۔ لہذا ایک جہتی سے ۔۔۔ کام ہو سکتے ہیں ۔ اور ہم میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں ہے ۔

امریکہ کے سیاسی مبصرین کی رائے کے مطابق خان لیاقت پاکستان کے متعلق معقول معلومات پہنچانے میں بہت کامیاب رہے ہیں ۔ اور ان کی آمد سے دونوں ملکوں کے عوام میں رابطہ اتحاد پیدا ہو چکا ہے ۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ اب تجارت اور دوستی کے اس معاہدے پر جلد دستخط ہو جائیں گے جس کے متعلق پاکستان و امریکہ کے درمیان گفت و شنید ہوتی رہی ہے ۔

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ دوسرے ٹیکسوں کے سلسلے میں بھی سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ کیونکہ امریکہ کے لوگ سرمایہ دار اور تاجر طبقے ریاست پاکستان کے بارے میں اب گہری دلچسپی لینے لگے ہیں ۔

امریکی سیاستدان اس مفاہمت سے بہت مطمئن ہیں جن میں خان لیاقت اور پنڈت نہرو نے تمام امور کو باہمی گفتگو سے سلجھانے کے عزم کا اظہار کیا ہے ۔ اور پاکستان نے ان مسائل کو سلجھانے کے لئے جو باہمی گفت و شنید مصالحت اور ثالثی کے تجاویز پیش کی ہیں ۔ ان کو بھارت کے مقابلے میں اس کی خارجہ پالیسی کا استحسان ہی کے برابر متصور کیا جاتا ہے ۔

مختصرات

لاہور ۱۹ مئی ۔ حکومت پنجاب نے صوبے میں صنعتی ترقی کے لئے ۔۔۔ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے ۔

کراچی ۱۹ مئی ۔ سندھ کے گورنر نے غصبے کی لگان وارن کے بل کی منظوری دے دی ۔ جس کے متعلق امید کی جاتی ہے ۔ کہ دفعل حزیف کے مطابق اس کو نافذ کر دیا جائیگا ۔

لاہور ۱۹ مئی ۔ آج فیڈرل کورٹ کے فل بنچ نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ پاکستان مجلس دستور ساز سیکشن ۹ کا ہر کاری عہدے کے نااہل قرار دینے کا ۔۔۔ جائز ہے ۔

کراچی ۱۹ مئی ۔ امید کی جاتی ہے کہ متروکہ جائیدادوں کے متعلق دونوں حکومتوں میں آئندہ ماہ کے آخر میں بات چیت ہو گی ۔

مالی امداد پر اختلاف دور ہو گیا

سڈنی ۱۹ مئی ۔ یہاں آج مشاورتی کمیٹی کے نمائندوں کا اجلاس خوراک اور ہنگامی مالی امداد کے معاملے پر غور کرنے کے لئے بند کمرے میں ہوا ۔ نمائندوں نے ماہرین سے ملاقات تیسرے پہر کی مشاورتی کمیٹی کا مکمل اجلاس کل ہوگا ۔ جس میں فیصلوں کا اعلان کیا جائے گا ۔ یقین کیا جاتا ہے ۔۔۔

راشن بندی ۲۸ مئی سے ختم

۔۔۔ ۱۹ مئی ۔ ۔۔۔ سے راشن بندی ختم کرنے کے فیصلے کے سلسلہ میں عوام کو مطلع کیا جاتا ہے ۔ کہ گیہوں اور آٹا گیہوں کی راشن بندی ۲۵ مئی سے ختم ہو جائیگی ۔ البتہ ان اشیاء کی ان ہر شہروں میں درآمد سے متعلقہ تمام عائد شدہ پابندیاں فوری طور سے ہٹائی جا رہی ہیں عوام کسی بھی ۔۔۔ بلا قید مقدار موجودہ قیمتوں پر ۔۔۔ راشن حاصل کر سکتے ہیں ۔ اس کے بعد گندم اور آٹا گندم کی قیمتوں پر کنٹرول ہوگا ۔ لاہور اور راولپنڈی میں سرکاری گوداموں سے گندم حکومت کی وقتاً فوقتاً مقرر کردہ قیمتوں پر حاصل ہو سکیگی ہر شخص سرکاری گودام سے بیک وقت گندم کی ۲۰ بوری یا اس سے زائد خرید سکے گا ۔ (سرکاری اطلاع)

لی ستالین کا پیغام لائینگے

لندن ۱۹ مئی ۔ ایک اہم اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ٹرگوی لی مارشل سٹالن کا ایک اہم پیغام لے کر آج ماسکو سے روانہ ہوئے ہیں ۔ آپ ۔۔۔ کو لندن روانہ ہونے سے پہلے مسٹر لی پیرس میں فرانسیسی وزیر خارجہ ایم شومین سے بھی ملاقات کریں گے ۔ اس اطلاع پر بدیں وجہ کچھ تعجب کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے ۔ کہ ۔۔۔ خطاب کرتے وقت مسٹر ۔۔۔ اس بات کا اظہار کیا تھا ۔۔۔ کی ذمہ داری تیجے کی ۔۔۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس میں لیڈنگ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل لاہور سے شائع کیا

شذرات ——— الفضل ——— لاہور

۲۰ مئی ۱۹۵۰ء

عذابِ الٰہی کے اسباب

جناب امین الدین صاحب اصلاحی کا ایک مضمون "اسلامی ریاست" قسط وار ماہنامہ ترجمان القرآن میں شائع ہو رہا ہے۔ مئی ۱۹۵۰ء کے نمبر میں آپ نے غیر مسلموں کے حقوق پر نظر ڈالی ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:-

"قرآن مجید میں مختلف انبیاء علیہم السلام کی اپنی قوموں کے مشرکین کے ساتھ کشمکش کے جو واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ان سے یہ بات منکشف ہوتی ہے کہ غیر مسلموں کے ان دونوں گروہوں میں سے پہلے کے بارہ میں خدائی دستور یہ رہا ہے۔ کہ جب کسی قوم پر اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی رسول کے ذریعہ سے حق واضح کر دیا ہے۔ اور تبلیغ و دعوت کی جو شرطیں ایک رسول کے لئے اس کے ہاں مقرر ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ تو اس کے بعد اس قوم کے کفار و مشرکین کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جینے کی زیادہ مہلت نہیں دی ہے۔ ایسے لوگوں کو پھر لازماً مٹا دیا گیا ہے۔"

اس کے بعد جناب مقالہ نگار صاحب نے ایسے کفار و مشرکین کو مٹا دینے کے دو الٰہی طریق بتائے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر حق قبول کرنے والوں کی تعداد تھوڑی ہو اور کفار و مشرکین کی زیادہ تو ان پر "عذاب الٰہی" نازل کیا جاتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اگر حق قبول کرنے والوں کی تعداد کافی یا زیادہ ہو تو "اتمام حجت کے سارے مراحل طے ہو جانے کے بعد بھی ان میں سے جو لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ انہیں اہل حق کی طرف سے "اسلام یا آواز" میں سے جسے وہ پسند کریں ایک کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اگر انہوں نے اسلام کی بجائے تلوار ہی کو منتخب کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے ہاتھ سے ہی ان کو صفحہ ہستی سے محو کر دیا ہے۔" اس کے بعد جناب مقالہ نگار نے "سورہ توبہ" کی ابتدائی آیات سے استدلال کر کے اپنے مطلب کو واضح کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

اگرچہ مقالہ نگار کا یہ نظریہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے براہ راست مخاطب کفار و مشرکین سے یہی سلوک کیا گیا ہے۔ کہ ان کو مٹا دیا گیا۔ ہمارے خیال میں صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ ایسا نہیں ہوا۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے براہ راست مخاطب کفار بنی اسرائیل کو نہ تو عذاب الٰہی سے اور نہ مومنین کی تلوار سے صفحہ ہستی سے مٹایا گیا۔ بلکہ ان کی اولاد تو اب تک خدا کی زمین پر دندناتی پھرتی ہے۔ اب تو انہوں نے اپنی حکومت بھی قائم کر لی ہے۔ لیکن سر دست ہم اس معاملہ پر بحث نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیں اس وقت جس بات پر اعتراض ہے وہ مقالہ نگار صاحب کا یہ نظریہ ہے کہ نبی کے براہ راست مخاطب کفار و مشرکین کو جنہیں بقول مقالہ نگار صاحب لازماً مٹا دیا گیا۔ انہیں صرف اس لئے مٹا دیا گیا کہ ان پر اتمام حجت ہو چکا تھا۔ ہمیں مقالہ نگار کی اس عبارت پر اعتراض ہے۔ جسکو ہم نے مندرجہ بالا اقتباس میں زیر خط کیا ہے۔

بے شک یہ ایک واقعہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے کفار و مشرکین بذریعہ تلوار مٹا دیئے گئے تھے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ سورہ توبہ کی ابتدائی آیات میں اسی طرف اشارہ ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کہ ان کو مٹانے کی وجہ صرف اتنی تھی کہ ان پر اتمام حجت ہو چکا تھا اور کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ان پر حق واضح کر دیا گیا تھا۔ اور تبلیغ و دعوت کی جو شرطیں آپ کے ہاں مقرر تھیں وہ پوری ہو چکی تھیں۔ اگر جناب مقالہ نگار صاحب سورہ توبہ کی آیات کا غور سے مطالعہ فرماتے۔ تو یقیناً ان کو ان وجوہات کا علم ہو جاتا۔ جو کفار و مشرکین کو مٹانے اور ان کی جڑ کاٹ دینے کا باعث ہوئی تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان کفار و مشرکین نے اتنی شرارتیں کی تھیں۔ اور اتنے ظلم و جور اور سفاکیاں کی ہوئی تھیں۔ اور پھر یہ کہ بار بار عہد کر کے مکر جاتے تھے۔ اور آخر وقت تک باز نہیں آئے تھے۔ اس ظلم و جور اور ان سفاکیوں کی سزا نہیں۔ بلکہ اس بغض و کینہ کی جو ابھی تک اپنے دل میں رکھتے تھے۔ انکی سزا یہی تھی۔ کہ ان کو اسی ہتھیار سے مٹا دیا جاتا۔ جس سے انہوں نے دین حق کو مٹانے کی سفاکانہ کوششیں کی تھیں۔ اگر وہ امن قائم رکھتے۔ وہ ظلم و ستم خود چھوڑ دیتے اور بغض و کینہ نہ پالتے۔ تو یقیناً ان کے ساتھ کبھی وہی سلوک کیا جاتا۔ جو بعد میں ان لوگوں کے ساتھ کیا گیا جن پر مسلمانوں نے فتحیں حاصل کیں۔ بے شک ان آخرالذکر لوگوں نے بھی مومنین کے خلاف جنگیں کیں۔ لیکن ان جنگوں کی نوعیت ان مظالم اور سفاکیوں سے بالکل جداگانہ ہے۔ جو ابتدائی مومنین پر خاص کر کفار و مشرکین مکہ کے ہاتھوں سے ہوئے۔ ان مظالم کا حال پڑھ کر سنگدل سے سنگدل آدمی کی روح بھی کانپ اٹھتی ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر غضب یہ ہے۔ کہ ان ظالموں نے اپنی سیاہ کاریوں کے لئے ذرا بھی شرم اور ندامت محسوس نہ کی۔ بلکہ ہر وقت ایسے موقعہ کی تلاش میں رہتے۔ کہ اپنے گذشتہ ظلم و ستم کو دہرا سکیں۔ پھر انہوں نے بار بار عہد شکنیاں کیں۔ اور اپنا اعتبار اتنا کھو دیا۔ کہ اب ان سے نیا عہد کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا۔ اگر یہ لوگ اپنے کئے پر پشیمان ہو جاتے۔ اور آئندہ کے لئے مومنین پر ظلم و ستم کے ارادوں سے باز آ جاتے۔ اور اسلام کو تلوار سے مٹانے کی آرزو ان کے دلوں سے نکل جاتی۔ تو پھر بھی کوئی بات تھی۔ جب سورہ توبہ کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ اس وقت تک بھی ڈٹے ہوئے تھے۔ اور اتنا بھی نہ کیا۔ کہ اپنے کئے پر نادم ہوتے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہ علم تھا۔ کہ یہ لوگ شرارتوں سے کبھی باز نہیں آئیں گے۔ اس لئے آسمان پر یہی فیصلہ کیا گیا۔ کہ ان کی جڑ کاٹ دی جائے۔

یہ کہنا کہ ان کی جڑ اس لئے کاٹ دی گئی تھی۔ کہ ان پر اتمام حجت ہو چکا تھا۔ اور ان پر دعوت و تبلیغ کی شرائط پوری ہو چکی تھیں۔ نہ تو قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور نہ صحیح احادیث سے۔ یہ محض خود ساختہ نظریہ ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ سورہ توبہ کی انہی آیات میں اس نظریہ کی صریح تردید موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ توبہ میں فرماتا ہے۔

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذالک بانہم قوم لا یعلمون۔

ترجمہ اور اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص تیری پناہ مانگے۔ تو تو اسکو یہاں تک پناہ دے۔ کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔ اور پھر تو اس کو امن کی جگہ میں پہنچا دے کیونکہ یہ لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے۔ کہ جب کسی پناہ طلب کرنے والے مشرک کو تو تبلیغ کرے تو اس کو حفاظت سے اس کے امن میں پہونچا دے۔ مگر اصلاحی صاحب فرماتے ہیں کہ اتمام حجت ہو چکا ہو تو اس کو مٹا دیا جاوے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیف وان یظہروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا ولا ذمۃ یرضونکم بافواھہم وتابیٰ قلوبہم واکثرہم فاسقون

ترجمہ۔ مشرکوں کے عہد کا اعتبار کیونکر ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ تم پر غلبہ پا لیں۔ تو تمہارے متعلق عہد کی کوئی رعایت نہ کریں۔ اور نہ ذمہ داری کی۔ وہ تو تمہیں صرف زبانی باتوں سے خوش کرتے ہیں۔ مگر ان کے دل انکار کرتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انہم لا ایمان لہم لعلہم ینتہون ۝ الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانہم وھموا باخراج الرسول وھم بدؤکم اول مرۃ ۔۔۔ قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم

اور اگر انہوں نے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں۔ اور تمہارے دین پر طعن و طنز جاری رکھیں تو پس کفر کے لیڈروں سے لڑو۔ ان کی قسمیں قابل اعتبار نہیں۔ شاید وہ باز آ جائیں۔ کیا تم ایسی قوم سے جنہوں نے قسمیں توڑ دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کو بدر کرنے کا اہتمام کیا۔ اور انہوں نے ہی جنگ کی ابتدا کی نہیں لڑو گے؟ ۔ ۔ ۔ ان سے لڑو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ سے ان کو عذاب دے گا۔ اور ان کو ذلیل کرے گا

سورۂ توبہ کی ان آیات سے صاف کھل جاتا ہے کہ کفار و مشرکین کو تہس نہس کا عذاب محض اس لئے نہیں دیا گیا تھا۔ کہ ان پر دعوت و تبلیغ کا اتمام حجت ہو چکا تھا۔ بلکہ یہ سزا ان کو ان کی ان کرتوتوں کے عوض دی گئی تھی۔ جس کا تھوڑا سا ذکر قرآن کریم کی ان آیات میں کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عذاب کا سبب ان کی کرتوتوں کو بتایا ہے۔ نہ کہ محض انکار ایمان کو۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک ضروری اعلان

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ایک صاحب دیر سے یہ لکھ رہے تھے کہ خاندان نبوت کا لفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے متعلق نہ لکھا جایا کرے۔ مجھ پر چونکہ یہ اثر تھا۔ کہ اس کے پیچھے صرف بزدلی کا جذبہ ہے۔ کہ اس سے غیر احمدی چڑتے ہیں۔ اس لئے مَیں کوئی وجہ نہیں پاتا تھا۔ کہ جب ایک بات میں صداقت پائی جاتی ہے۔ تو اس کو کیوں نہ استعمال کیا جائے۔ لیکن متواتر خط و کتابت میں ان صاحب نے ایک بات لکھی۔ جس نے میری طبیعت پر اثر کیا۔ اور وہ بات یہ تھی کہ خاندان نبوت سے یہ دھوکا لگتا ہے۔ کہ شاید یہی ایک خاندان نبوت ہے۔ اور میں نے سمجھا کہ اس قسم کا دھوکا ضرور پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اس لفظ کا استعمال ٹھیک نہیں۔ اصل نبوت تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت تو ظلی ہے پس اصل "خاندان نبوت" تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے۔ جس نے اپنی قربانیوں سے اور اپنے ایثار سے اور اپنی خدمتِ اسلام سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ ان کے دل میں جو اس فضل اور احسان کی بہت بڑی قدر ہے جو خدا تعالےٰ نے انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں پیدا کر کے کیا ہے پس ایسا کوئی لفظ جس سے یہ شبہ پیدا ہو جائے۔ کہ کسی اور خاندان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے علاوہ کوئی امتیاز دیا جاتا ہے۔ تو خواہ وہ نادانستہ ہی ہو پسندیدہ نہیں اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ "الفضل" میں اور دوسری احمدی تحریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو خاندان نبوت کی بجائے خاندان مسیح موعودؑ لکھا جایا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جتنے دعاوی ہیں۔ وہ سارے کے سارے مسیح موعودؑ کے لفظ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہی نام آپ کا دعویٰ نام ہے۔ پس خاندانِ مسیح موعودؑ کہنے سے وہ تمام باتیں اس خاندان کی طرف منسوب ہو جاتی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہو سکتی ہیں۔ اصل سوال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اس مقام کا اہل ثابت کرے۔ جو مقام خدا تعالےٰ نے ان کو بخشا ہے۔ اگر ان میں سے ہی بعض دنیا کے کاموں میں لگ جائیں۔ اور دنیا انہیں خدا تعالےٰ پر مقدم ہو۔ تو انہیں خاندان نبوت کہا جائے۔ یا خانوادۂ الوہیت کہا جائے۔ بلکہ خواہ خدا ہی کہہ دیا جائے ہر تعریف ان کے لئے ہتک کا ہی موجب ہوگی۔ کسی عزت کا موجب نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ ان کی تعریف کرنے والے لوگ ان کو زیادہ سے زیادہ خدا تعالےٰ سے پھرانا چاہتے ہیں۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

۳۱ مئی

۲۹ مارچ تک تحریکِ جدید کا وعدہ پورا کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا خاص کے لئے پیش ہو چکی ہے۔ اب احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سابقہ سالوں کے معمول کے مطابق دوسری فہرست حضور کی خدمت میں ۳۱ مئی کو انشاء اللہ تعالےٰ پیش کی جائیگی۔

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے تحریک جدید کا چندہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کیلئے وقف ہے۔ بیرونی مشنوں کو اکٹھے تین یا چھ ماہ کے اخراجات بھجوانے کے لئے رقم کا جلد سے جلد اکٹھا ہو جانا نہایت ضروری ہے اور دوستوں کے وعدے اسی صورت میں سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد ادا کر دیئے جائیں۔ تا اس رقم سے سلسلہ بہتر سے بہتر رنگ میں فائدہ اٹھا سکے۔ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ وعدوں کی جلد ادائیگی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔"

"جس قدر رقم پہلے جمع ہو جائے اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔"

امید ہے دوست حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدے جلد سے جلد ادا فرمانے کی اور ۳۱ مئی کو حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش ہونے والی فہرست میں شامل ہونے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔

اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے:۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

ہمارا مقام اور ہماری قربانیاں

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

اس وقت دنیا اپنی دلفریبیوں کے باعث انسان کو شب و روز اپنی طرف مائل کرنے میں مصروف ہے۔ اور جس طرف نگاہ اٹھاؤ کفر و الحاد کے ہی تاریک بادل چھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک طرف اسلام کی بہترین تعلیمات کو حرف غلط کی طرح مٹانے کے لئے کمیونزم کا خطرناک فتنہ ایڑی چوٹی تک کا زور لگا رہا ہے۔ دوسری طرف مِلل باطلہ حق و صداقت کی بیخکنی اور استیصال کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کر رہی ہیں۔

ایسے نازک دور میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت اس دعوے کو لے کر اٹھی ہے کہ ہم ان تمام طاغوتی طاقتوں کا بفضلہ تعالیٰ مقابلہ کریں گے اور ان کی دلی خواہشات اور امیدوں پر پانی پھیر کر رکھ دیں گے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ سالوں برسوں میں جماعت احمدیہ نے جو کارہائے نمایاں میدان عمل میں سرانجام دیئے ہیں وہ اہل دنیا کے سامنے ہیں۔ اپنے تو اپنے بیگانے بھی انہیں دیکھ کر حیران و ششدر ہیں۔ اور اس امر کا کھلے الفاظ میں اعتراف کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ باوجود قلیل التعداد ہونے کے جماعت احمدیہ نے حیرت انگیز کام کیا ہے۔ اور یہ کہ قربانیوں کے لحاظ سے اس زمانہ میں اس کی مثال کسی اور جماعت اور قوم میں نہیں ملتی۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہمیں اسی پر ہی خوش ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہم نے بڑا کام سرانجام دے لیا ہے۔ مزید کوششوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہرگز نہیں۔ ابھی تو ہم نے بہت کچھ کرنا ہے۔ کیا وہ ایمان افروز منظر ہماری آنکھوں کے سامنے پیدا ہو چکا ہے۔ جس کی بشارت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشگوئیوں کے ذریعہ ہمیں دے گئے ہوئے ہیں۔ کیا فی الحقیقت تمام سعید روحیں اسلام کے شیریں اور حیات بخش چشمہ سے اپنی روحانی تشنگی بجھا چکی ہیں۔ کہ ہم سمجھ لیں کہ ہمارا کام ختم ہو گیا۔

حضرت امام موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیت)

احمدی بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے اس مقدس مشن کو سامنے رکھتے ہوئے حالات کا جائزہ لو۔ اور اپنے دلوں سے پوچھو کہ کیا ہمیں گذشتہ قربانیوں پر ہی اکتفا کرنا چاہیئے یا مزید میدان عمل میں قربانیاں درکار ہیں۔

تاریخ امم کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ قربانیوں سے ہی قومیں ابدی حیات حاصل کیا کرتی ہیں۔ اور جو قوم کچھ عرصہ قربانیاں دینے کے بعد ہمت ہار کر بیٹھ جائے اور یہ سمجھ لے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہو جاؤں گی۔ وہ تو کبھی بھی اپنے مقاصد میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔

بنی اسرائیل کے عبرت انگیز واقعہ پر ہی نگاہ ڈالو اور دیکھو کہ اس قوم کی غفلت اور سستی اور میدان عمل میں نکل کر قربانیاں نہ کرنے سے کیا نتائج پیدا ہوئے۔ ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل چالیس برس تک جنگلوں اور بیابانوں میں سرگرداں پھرتے رہے۔ اور خدا تعالےٰ کی عون و نصرت ان سے کہیں دور ہو گئی۔ اور ارض مقدس پر کافی عرصہ تک ان کا تسلط نہ ہو سکا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

ایسا ہی ہر اس قوم کے ساتھ ہوتا چلا آیا ہے۔ جو مامورین پر ایمان لانے کے بعد قربانیوں کے میدان سے اپنے تئیں بچاتی رہی ہے۔ برعکس اس کے جن برگزیدہ لوگوں نے بھی جذبہ اخلاص کے ماتحت خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربانیاں کیں۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کے مقابل نہ ٹھہر سکی ہم دیگر قوموں کی مثال کیا پیش کریں۔ ہمارے سامنے ہمارے روحانی آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ کا عملی نمونہ موجود ہے۔ اور تاریخ اسلامی کے اوراق اس پر شاہد ہیں کہ وہ مقدس گروہ کس بے سر و سامانی کی حالت میں عرب سے اٹھا اور قرب و جوار کے تمام علاقوں پر بادل کی مانند چھا گیا۔ ان کے حوصلے بلند تھے اور ارادے غیر متزلزل۔

خدا تعالےٰ کی اس برگزیدہ اور پاک جماعت نے میدان عمل میں وہ وہ عدیم المثال قربانیاں کیں۔ کہ آج تیرہ صدیاں گزرنے کے باوجود بھی ان کے نام روشن ہیں اور رہتی دنیا تک روشن رہیں گے۔ ان کے رعب و جلال کے باعث بڑی بڑی سرکش طاقتیں لرزتی تھیں ان کے اندر وہ جذبہ ایمان کام کر رہا تھا۔ کہ جس کی بدولت تھوڑے ہی عرصہ میں یہ مقدس لوگ آسمان روحانیت تک جا پہنچے۔ اور آج مسلمانوں کو بجا طور پر ان کے وجود پر ناز ہے۔ پس اے احمدی احباب! ہمیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ کیا ہم بھی صحابہ کرام جیسی قربانیاں کر رہے ہیں۔ کہ ہمارا پیارا خدا ان جیسی نعمتوں کا دروازہ مستقبل قریب میں ہمارے لئے کھول دے ہم میں سے کتنے ہیں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہہ کر تحریک جدید کے مطالبہ "وقف زندگی" کے مطابق اپنی زندگیاں اشاعت دین کے لئے وقف کر چکے اور وقف کر رہے ہیں۔ کتنے ہیں جو مالی جہاد میں صحابہ کرام کا سا جوش عمل دکھا رہے ہیں کتنے ہیں جو اپنی اولادوں کو احمدیت کے صحیح معنوں میں خادم بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ کتنے ہیں جو خلیفہ وقت کی دلی تمناؤں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ اگر ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں تو ہم میں سے اکثروں کی گردنیں ندامت کے مارے جھک جائیں۔

کیا یہ تعجب کا مقام نہیں کہ مادہ پرست اقوام تو دنیوی امور میں لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ پیسہ سینماؤں اور تھیٹروں کی نذر کر دیں۔ لیکن ہم جن کا مقصد اتنا بلند اتنا ارفع ہو مالی قربانی کرنے سے بخل سے کام لیں۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں ہزاروں مخلصین موجود ہیں۔ لیکن محترم بھائیو! وقت کی نزاکت اس سے بھی زیادہ قربانیاں کرنے پر ہمیں آمادہ کر رہی ہے۔ ہمیں قربانیوں کے میدان میں پہلے سے زیادہ تیز رفتار ہو جانا چاہیئے تاکہ اور نہیں تو کم از کم ہم لہو لگا کے شہیدوں میں نام کرنے والی مثال کو ہی قائم کر جائیں اور قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے حضور یہ تو عرض کر سکیں کہ اے ہمارے خدا! جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ تو ہم نے تیری راہ میں قربان کر دیا۔ اب تو ہی ہمیں اسکی نیک جزا دے۔

اے خادمان احمدیت! ہماری فتح و کامرانی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ ہم میدان عمل میں قربانیاں کریں اور کرتے ہی چلے جائیں۔ اور کسی وقت بھی ہمت نہ ہاریں کیونکہ ہمت ہارنے سے ہی قومیں اپنے مقاصد میں ناکام و نامراد ہوا کرتی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی" (خطبہ مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء)

پھر فرماتے ہیں۔

"جب تک جماعت کا ہر فرد سر کو ہتھیلی پر رکھ کر دین کے لئے میدان میں نہ آئے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی" (الفضل جلد ۲۷ نمبر ۷۱)

اسی طرح ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ

"خدا تعالےٰ کے فضل سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ خدا جس نے ہمیں سہارا دیتے ہوئے اس مقام تک پہنچایا ہے کہ ایک بیج سے اس نے لاکھوں درخت پیدا کر دیئے ہیں۔ وہ اس تاریکی اور ظلمت کے وقت میں جب کہ کام کی اہمیت بہت بڑھ چکی ہے۔ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور ہمیں چھوڑے گا نہیں۔ بلکہ وہ لوگوں کے دلوں میں اخلاص اور ان کے دماغوں میں فکر صحیح پیدا کرے گا۔ اور جماعت کے لوگوں کو ہمت بخشے گا کہ وہ آگے بڑھ کر اس مقتل میں جہاں خدا تعالےٰ کے عشاق اور دین کے خادم شہید کئے جاتے ہیں اپنی گردنیں رکھتے چلے جائیں گے اور یہ پرواہ نہیں کریں گے کہ ان کا انجام کیا ہو گا۔ کیونکہ ہر شخص پورے یقین اور وثوق کے ساتھ اس ایمان پر قائم ہو گا کہ میرا آخری مقام بجز خدا تعالیٰ کی گود کے اور کوئی نہیں ہو سکتا

(الفضل ۸ مئی سنہ ۱۹۴۶ء)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۵۰ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سلطان پورہ میں جناب شیخ محمد حسین صاحب صدر حلقہ نے سعید احمد صاحب کا نکاح بخت نور صاحبہ بنت کرم دین صاحب کے ساتھ بعوض پانچ سو روپے مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے مبارک کرے

میاں امام الدین صاحب مرحوم

(از مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن)

میاں امام الدین صاحب ولد میاں پیر امیر صاحب قوم راجپوت اصل متوطن موضع سرائے شاہ فتح تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت مخلص صحابی تھے۔ جب نئی بار پاک پٹن کی آبادی ۱۹۲۵ء میں شروع ہوئی۔ تو آپ حسبی فی اللہ مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب احمدی قانونگو (جو مارچ ۱۹۵۰ء میں بمقام لاہور اچانک فوت ہو گئے) کے ساتھ ضلع سیالکوٹ سے بطور ان کے نجی ملازم کے پاک پٹن تشریف لائے تھے۔ پھر سید صاحب مذکور نے ان کو محکمہ آبادی پاک پٹن میں بطور چپڑاسی ملازم کرا دیا تھا۔ بعد ازاں آپ اسی محکمہ میں آخر تک بطور اردلی کار سرکار سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا اہل و عیال بہت زیادہ تھا۔ اور تنخواہ بہت قلیل تھی۔ تاہم آپ محنتی اور دیانتدار تھے۔ اسی قلیل آمدنی میں آپ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا صبر سے گزارہ کرتے رہے۔ میں نے آپ کے منہ سے کبھی کوئی شکایت نہیں سنی۔ پھر لطف یہ ہے کہ آپ نہایت باقاعدگی سے حصہ آمد اور تحریک جدید اور دیگر چندہ جات مرتے دم تک ادا کرتے رہے۔ اور بوقت رحلت آپ کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں تھا۔ آپ سلسلہ عالیہ کی ہر ایک تحریک میں حسب توفیق حصہ لینے کے عادی تھے۔

میاں امام الدین صاحب مرحوم اپنے حلقۂ اثر میں تبلیغ کرنے کے عادی تھے۔ یوم التبلیغ پر آپ سب سے پہلے مقررہ وقت پر میرے پاس تشریف لے آتے تھے۔ اور مجھے آپ کے واقفوں اور دوستوں کے پاس تبلیغ کے لئے جاتے۔

آپ اور چوہدری خان محمد صاحب مرحوم، مذکور میرے درس قرآن مجید میں باقاعدہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ کوئی نیکی کا کام ہو آپ اس میں حتی المقدور حصہ لیتے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور دعا کرانے کے عادی۔ نظام سلسلہ اور شعائر اللہ کی دل سے تعظیم کیا کرتے تھے۔ ماہ جنوری گذشتہ میں آپ وجع المفاصل سے بیمار ہو گئے۔ بوڑھے تھے نہایت کمزور ہو گئے۔ بالآخر تپ محرقہ نے آپ پر شدید حملہ کر دیا۔ اسی دوران میں میں نے آپ کو سید محمد حسین شاہ صاحب مذکور کی وفات کی خبر پہنچائی۔ تو آپ نے شاہ صاحب کی نیکی اور تقویٰ کی تعریف کی۔ اور ان کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔ جب میں آپ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس جاتا۔ تو آپ چشم پُرنم ہو کر اور دعا کے لئے تاکید کرتے۔ بالآخر آپ ۱۴ مارچ کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے اس لئے پاک پٹن میں بطور امانت دفن کئے گئے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنی جوار رحمت میں اور قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواستہائے دعا

میرے ماموں شیخ محمد عبد اللہ صاحب آف ڈسکہ آج کل بہت بیمار ہیں۔ نیز میرے بھائیوں یعنی شمس الحق فیض الرحمن عبد الرقیب نے امتحان میٹرک دیا ہوا ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ ان سب کے لئے اور نیز میری والدہ صاحبہ کی صحت اور میرے خاندان کی دینی و دنیاوی ترقی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار نور الحق دفتر سندھ ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد صاحب عرصہ اڑھائی ماہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست ہے۔ (محمد حسینی کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۳) میرا بھتیجا عزیزی لطف المنان سخت بیمار ہے۔ درویشان قادیان و احباب سے درخواست دعا ہے۔ (مرزا عبد المنان راحت بنگلہ نمبر ۲۸ مال روڈ پشاور چھاؤنی)

(۴) سید محمد لطیف شاہ صاحب چیف انسپکٹر بیت المال کی چھوٹی صاحبزادی بوجہ بخار کے بیمار ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ لڑکی کو کامل صحت عطا فرمائے۔ (خاکسارہ ہمشیرہ سیدہ سعیدہ لاہور)

(۵) میں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الستار ڈیرہ غازیخان)

(۶) فوج میں کمیشن کے لئے میرا انٹرویو اور ڈاکٹری امتحان ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اس میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سعید احمد خان ۴۰ سادات سٹریٹ میکلوڈ روڈ لاہور)

(۷) ہم جب سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔ ہمارا کاروبار بالکل نہیں ہے۔ احباب کرام ہمارے کاروبار کی بہتری کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (شیخ بشیر احمد بدوملہی)

شراب کی مضرتیں ایک انگریز ڈاکٹر کی زبان سے

(از مکرم اقبال احمد صاحب راجیکی)

قرآن کریم کا احسان ہے۔ کہ اس نے شراب کو حرام قرار دے کر اس کے نقصانات سے مسلمانوں کو بچا لیا۔ گو بعض مسلمان اس کو بعض بری صحبتوں کی وجہ سے اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ بہت محدود ہیں۔

ADVICE. TO AWIFE ON THE
MANAGEMENT OF HER OWN HEALTH
(Eighth EDITION) Cossell & Company
PYE HENRY کے مصنف Limited
CHAVASSE F.R.C.S

کے آٹھویں ایڈیشن کے صفحہ ۳۰۸ پیرا ۸۹ سے شروع کر کے شراب کی مضرتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "یہ سچ ہے کہ الکحل وقتی طور پر تحریک دیتی ہے۔ لیکن پھر اس کا ردعمل شروع ہوتا ہے۔ اور تحریک کے بعد ضعف اور طبیعت کا دب جانا وقوع میں آتا ہے۔ اس لئے جس کسی خاتون کو میری یہ چند سطور پڑھنے کا موقع ملے۔ اسے چاہیئے کہ جتنی ممکن ہو کم شراب پیئے اور میں گارنٹی دیتا ہوں۔ کہ اس کی صحت کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی صحت زیادہ اچھی ہو جائے گی۔ برانڈی ایک نوجوان بیوی کو کبھی استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ سوائے بطور دوائی کے اور وہ بھی شاذ اور ضعف کی انتہائی صورتوں میں برانڈی کا روزمرہ استعمال اس کے لئے غمناک حالات پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ برانڈی نوشی جتنی کوئی خطرناک چیز نہیں۔ اس نے ہزاروں ہزار مرد اور عورتوں کو تباہ کیا ہے۔ جو کوئی زیادہ شراب پیتا ہے ہمیشہ مشتعل حالت میں رہتا ہے۔ اور اس کی حالت مسلسل کمزور۔ پژمردہ اور مشوش رہتی ہے۔ اور اس میں بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ شراب نوشی بڑا سبب کمزوری اور بانجھ پن کا ہے۔ یہ معدہ کو سخت ضرر دیتی ہے۔ اور معدہ کو ضرر پہنچنے سے باقی جسم بھی مرض اور کمزوری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ برانڈی اگر زیادہ مقدار میں زیادہ عرصہ تک پی جائے۔ تو جگر کو تختہ کی مانند سخت بنا دیتی ہے برانڈی زیادہ مقدار میں کچھ عرصہ تک پینے سے انسان کو جسیم ضرور بنا دیتی ہے۔ جسم قریباً دگنا ہو جاتا ہے۔ لیکن مضبوط عضلات اور مضبوط اعصاب۔ عمدہ خون اور صحت والی رطوبتوں والا جسم نہیں۔ بلکہ جسم کو پانی سے بھر دیتی اور پھیلا دیتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ پھٹنے کے قریب ہو تا ہے۔ عادتی طور پر برانڈی نوشی زندگی کی رگوں کو زہریلا بنا دیتی ہے۔ یہ ایک قوی ہیکل انسان کی طاقت کمزور کر کے اسے ایسا بے بس بنا دیتی ہے جیسے ایک بچہ میرے پاس اتنی جگہ اور وقت نہیں جو برانڈی کی حیرت انگیز طاقتوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس کی طاقتیں ظلمت کے فرشتے والی ہیں۔ نور کے فرشتے والی نہیں"

برانڈی whisky اور وسکی انسان کے جسم پر ایک ہی جیسا اثر ڈالتی ہیں۔ برانڈی کو قائمقام سب اقسام شراب کے لیا گیا ہے۔ یہ آج کل اکثر امراض کا خفیہ علاج ہے۔ ایک چمچہ چائے سے شروع ہوتی ہے۔ پھر اس کی عادت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ اور چمچہ چائے سے گلاس تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ برانڈی نوشی کی عادت کے پہلے قدم سے ہی بچو یعنی قلیل مقدار بھی استعمال نہ کرو۔ (ناقل)

---

(۸) میری چھوٹی ہمشیرہ لعاد ختہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد احمد دواخانہ دار الشفا وخانیوال)

(۹) میرے اباجی محمد ذکار اللہ خان صاحب ٹیچر ایم۔ بی سکول پتوکی تین دن سے ضعف قلب سے سخت تکلیف میں ہیں۔ ان کی صحت کے لئے قادیان کے درویش اور صحابہ دردِ دل سے دعا فرمائیں (نسیمہ خالدہ از پتوکی)

دعائے مغفرت!

خاکسار کی نانی محترمہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے حضرت میاں اللہ بخش صاحب امرتسری کی بیوی تھیں۔ بروز اتوار مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۳ء یہاں میرپور خاص میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(خاکسار بشارت احمد ابن ملک مولا بخش صاحب مرحوم معرفت یونیورسل میرپور خاص)

(۲) میری بھتیجی عزیزہ شہناز صالح دختر سید آفتاب حسین بخاری سی بیچی۔ او نوشہرہ نے بقضائے الٰہی وفات پائی احباب دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور والدین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (بیگم ارشاد بخاری)

خدام اور نماز

(از مکرم غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جن پانچ امور کی نصیحت خدام کو فرمائی تھی۔ ان میں سے پہلا امر عبادت ہے۔ عبادت صرف کوئی نماز میں منحصر نہیں ہے۔ ہاں عبادت کا اہم ترین رکن نماز ہے۔ یہاں تک کہ عرف عام میں یہ دونوں مترادف ہو کر رہ گئے ہیں۔ نماز وہ اہم ترین رکن اسلام ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق ہی نماز ہے۔ شریعت نے کسی مسلمان سے نماز کے فرض کو کبھی بھی ساقط نہیں کیا۔ نہ سفر میں نہ حضر میں۔ نہ صحت میں نہ مرض میں۔ نہ جنگ میں نہ امن میں۔ اگر کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا۔ تو فرمایا بیٹھ کر ہی پڑھ لے۔ اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ تو فرمایا لیٹ کر ہی پڑھ لو۔ شرائط نماز میں سے وضو ہے۔ لیکن اگر پانی نہیں ہے۔ یا پانی ہے۔ لیکن پانی کو چھونا مضر صحت ہے۔ تو ارشاد ہے۔ کہ خاک پر ہاتھ مار کر منہ پر پھیر لے۔ اگر سفر میں ہے۔ پوری نماز نہیں پڑھ سکتا ہے۔ تو آدھی ہی پڑھ لے۔ میدان جنگ میں ہے۔ توپوں کی گرج بہادر سے بہادر آدمی کا دل ہلا رہی ہے۔ سر کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔ دشمن نے حملہ کیا ہوا ہے۔ وہاں بھی نماز کو ترک کرنے کا حکم نہیں۔ احادیث میں صلوٰۃ الخوف کا انہی مواقع کے لئے ذکر ہے۔ ہاں اگر گھمسان کا رن ہے۔ کسی جگہ پر قرار نہیں۔ نماز پڑھنا ممکن ہی نہیں۔ تو دوسرے موقع پر پڑھی جا سکتی ہے۔ اگر بیہوش ہو گیا ہے۔ تو جب ہوش میں آیا ہے۔ نماز ادا کرے۔ اگر سو گیا ہے یا بھول گیا ہے۔ تو "فلیصل اذا ذکرھا" جب یاد آئے نماز پڑھے۔ ان احکام سے آپ اندازہ فرمائیے۔ نماز کی اہمیت کس قدر ہے۔ نماز خدا اور بندے کے درمیان عجز و نیاز ہے۔ مخلوق کا اپنے خالق کے سامنے عقیدت کا اظہار۔ احکم الحاکمین خدا کی بڑائی کا اعتراف۔ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ وابستگی کا اظہار۔ مضطرب روح کی حسن لایزال کی جستجو ہے۔ یہ فطرت کی آواز ہے۔ اپنی پیشانی کو اس محبوب حقیقی کے سامنے سجدہ ریز کرنا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کے پہلے گھر کی قیام کی غرض یہ تھی۔ تا اس کے بندے نماز قائم کریں۔ توحید کے بعد سب سے پہلا حکم نماز ہی تھا جس کو دین کا ستون قرار دیا۔ جس ستون کے گر جانے سے عمارت گر جاتی ہے اسی طرح نماز کے ترک سے اسلام نہیں رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ و اقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر و لذکر اللہ اکبر (عنکبوت) کہ نماز کو اے مسلمان قائم کر۔ نماز بدی اور بے حیائی سے تمہیں روک دیگی۔

ایسا کیوں نہ ہو۔ جب دن میں پانچ مرتبہ انسان خدا کے سامنے حاضر ہو کر اپنے خدا سے عرض و نیاز کرے۔ تو بدی رہ کیسے سکتی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔

ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔

کہ عبادت اس طرح کر کہ گویا تو خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ مقام تجھے حاصل نہیں ہوا۔ تو کم از کم یہ تو ہو۔ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ نماز پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔ اور پھر پیچھے ہٹے۔ نماز ادا فرما چکے۔ تو فرمایا۔ نماز میں میرے سامنے جنت پیش کی گئی۔ میں اس کے خوشے لینے کے لئے آگے بڑھا۔ اور میرے سامنے جہنم آئی۔ میں اس کے شعلوں سے بچنے کے لئے پیچھے ہٹا۔ غور فرمائیے یہاں نماز کی ماہیت کو کیسے ادا فرمایا۔ کہ نماز اس طرح ادا ہونی چاہیئے۔ کہ جنت اور جہنم سامنے حاضر ہو جائیں۔ بتایئے۔ اگر اس انداز کی نماز ادا کی جائے۔ تو منکر اور فحش رہ جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے صحابہ رضہ سے ایک دن پوچھا۔ کہ اگر تمہارے گھر کے سامنے سے پانی کا نالہ بہتا ہو۔ اور تم پانچ وقت اس میں نہاؤ۔ تو جسم پہ کوئی میل باقی رہ جاتی ہے۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا پھر اگر تم پانچ وقت وضو کر کے حضور قلب کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہو تو جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گی۔ نماز پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ نماز اس عالم سے منقطع کر کے عابد کو کسی اور عالم میں لے جاتی ہے۔ نماز میں خالق اور مخلوق ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ نماز فطرت کی پکار اور طبعی حرکات ہیں۔ ترمذی کی حدیث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یمسح الحصیٰ فان الرحمۃ تواجھہ (ترمذی) کہ تم جب نماز کے لئے کھڑے ہو۔ تو کنکریوں کو مت ادھر ادھر کرو۔ کیونکہ رحمت باری کے سامنے آ رہی ہے کنکریوں کی بجائے رحمت خداوندی سے کھیلنا چاہیئے۔

رحمت باری بہانہ مے جوید۔ بہا نمے جوید۔

حدیث شریف میں فرمایا۔ مفتاح الصلوٰۃ الطہور و تحریمھا التکبیر و تحلیلھا التسلیم نماز ایک تالہ ہے۔ اسکی چابی وضو ہے۔ تحریم اسکی اللہ اکبر ہے۔ اور تحلیل السلام علیکم ہے۔ آپ نے اللہ اکبر کہہ دیا۔ آپ اس دنیا میں نہ رہے۔ سینے پر ہاتھ رکھ کر خدا سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ یہاں تک غائب کے صیغوں سے خدا کا ذکر کیا۔ جب ان صفات پر غور کیا۔ خدا کا تصور آ گیا۔ آپ نے خطاب کے صیغے سے اسے پکارا۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین اے میرے معبود حقیقی۔ اے میرے خداوند۔ جس کا میں نے ان آیتوں میں ذکر کیا۔ میں تیرا ہی بننا چاہتا ہوں۔ کبھی اس کے سامنے اپنی کمر کو۔ سر کو جھکایا۔ آپ جھکے اور اس کی عظمت کے ترانے گانا شروع کئے۔ سبحان ربی العظیم۔ پھر اور وجد آیا۔ خشوع خضوع زیادہ ہوا۔ تو پیشانی کو خاک پر رکھ دیا۔ اور کہا سبحان ربی الاعلیٰ اب عظیم کی جگہ اعلیٰ تفضیل کا صیغہ استعمال کیا۔ اب خدا جھک کر اسکی بڑائی کا اعتراف کر کے اس کے اور قریب ہوا۔ حدیث شریف میں اسی لئے آیا ہے۔ "اقرب مایکون العبد من ربہ و ھو ساجد فاکثروا الدعاء" کہ بندہ جب سجدہ میں ہوتا ہے۔ تو خدا کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس اس وقت زیادہ مانگو اس سے۔ شاید انہی مواقع کے لئے کسی نے کہا ہے۔ ؎

پک کے گر جاتا ہے میوہ خاک پر
خاک ہے جب تک رہے افلاک پر

جب زیادہ خشوع و خضوع آیا۔ اس کو بڑا اقرار دیا۔ اور آپ زمین پر آیا۔ اور جب پیشانی اس کے سامنے رکھ دی۔ پھر اپنا کیا باقی رہا جب سجدہ کے معنے ہیں اپنی ساری قوتیں اس کے سپرد کر دینا۔ کسی نے کہا ہے۔

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
سر جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

جب سر کسی کے سامنے جھکا دیا۔ تو اب کیا باقی رہا۔ اسی طرح آپ اس محبوب سے باتیں کیا کئے۔ پھر السلام علیکم کہا۔ السلام علیکم تو باہر سے آنے والا کہتا ہے۔ اور آپ بھی اس دنیا میں اب دوبارہ آتے ہیں۔ پس نماز کو اپنی ماہیت کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ تب وہ بدی اور بے حیائی سے روکے گی۔ عبودیت کا پہلا اظہار نماز ہے۔ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"پس جس قدر عبادت مقرر کی جاتی ہے۔ اسکی اصل غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ بندہ کو خدا تعالیٰ کے نزدیک کر دیا جائے۔ اور گناہوں سے بچنے کی عادت پیدا کی جائے۔ اور جو عبادت ان دونوں باتوں کے حصول کے ذرائع پیدا کرے۔ وہی مفید عبادت ہے۔ .... نماز جو ہے وہ پہلا قدم ہے عبودیت کا" الفضل ۲۸ ستمبر

پس بھائیو! سوچ لو۔ کہ نماز ادا کر کے ہم کیا پا سکتے ہیں۔ اور ترک کر کے ہم کیا گنواتے ہیں۔ جسے اسلام نے کفر اور ایمان کے درمیان امتیاز بتایا۔ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کہا۔ جسے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا۔ اسکی ادائیگی کتنی ضروری ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ "قیامت کے دن پہلا سوال جو بندہ سے خدا کریگا۔ وہ نماز ہوگا۔ بتایئے ہم نے اس کے پہلے سوال کے لئے فرشتوں کے رجسٹر میں کیا مواد جمع کیا ہے۔

حدیث ہے۔

"سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اول مایحاسب بہ العبد یوم القیامۃ من عملہ الصلوٰۃ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب و خسر فان انتقص من فریضۃ شیئاً" قال الرب تبارک و تعالیٰ انظروا ھل لعبدی من تطوع فتکمل بھا ماانتقص من الفریضۃ

حضرت ابوہریرہ رضہ کی حدیث ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن پہلی بات جو بندوں سے پوچھی جائیگی۔ وہ نماز ہے۔ اگر نماز اسکی درست ہوئی۔ اگر اس سوال میں وہ فیل نہ ہوا۔ تو وہ کامیاب ہے۔ لیکن اگر اس سوال کا جواب درست نہیں۔ تو وہ گھاٹے میں رہا۔ اور ناکام ہوا۔ اور اگر اس کے فرائض نماز میں کوئی کمی ہوئی۔ تو خدا کہے گا۔ اس کے نوافل دیکھو۔ اس سے اس کمی کو پورا کر دو۔

برادران ملت۔ غور فرمایئے۔ اگر فرائض ہی نامکمل اور نوافل بھی کوئی نہیں۔ ہم پہلے ہی سوال میں فیل ہیں۔ تو ہمارا کیا بنے گا۔ مضمون لمبا ہو رہا ہے۔ اور اس باب میں احادیث بہت سی مروی ہیں۔ میں بغیر کسی استدلال کے ان کا ترجمہ ذیل میں کر دیتا ہوں۔

نماز کے بارہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نماز باجماعت اصل نماز ہے اس کا ثواب اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہے۔ ایک نماز اس سے پچھلے اوقات کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ جو اندھیروں میں جا کر نماز پڑھتے ہیں۔ مسجد میں قیامت کے دن ان کے لئے روشنی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جو دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔ فرماتے ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے۔ جو نماز کے لئے نہیں آتے۔ ان کے گھروں کو ان سمیت جلا دوں۔ پہلی صف کی بہت فضیلت آئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر لوگوں کو پہلی صف کی فضیلت کا علم ہو جائے۔ تو وہ قرعہ اندازی کر کے اس چیز کو حاصل کرتے۔

تجارتی اور صنعتی معلومات

(۱) کشمیری کام کی جو بھی بنی اشیاء اور کاغذ کی لبدی سے بنی ہوئی (بجز سالسہ جو صندل سے بنی ہو) پاکستانی اشیاء بلا قید مقدار تمام مقامات کو برآمد کی جاسکتی ہیں۔

(۲) پاکستانی مصنوعات کی ڈائرکٹری کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں پاکستان میں مختلف اشیاء بنانے والوں کے نام درج ہیں۔

(۳) موجودہ صنعتوں کی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور نئی صنعتوں کے فروغ کی حوصلہ افزائی کرنے کی غرض سے پاکستانی مصنوعات کو مقبول بنانے کی ایک ملک گیر مہم شروع کی گئی ہے۔

(۴) مرکزی حکومت پاکستان اور غیر ممالک میں نمائش اور فروخت کے کچھ مرکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مرکزی حکومت نے اس مقصد کے لئے سال رواں کے بجٹ میں ۱۰ لاکھ روپیہ مخصوص کئے ہیں۔ ان مرکزوں میں ہماری گھریلو مصنوعات کی نمائش کی جائے گی۔

(۵) صنعتی عجائب خانے قائم کئے جائیں گے جو ایک نوعیت سے کاریگروں اور ان کی مصنوعات کی خوبیوں اور قسموں سے امکانی خریداروں کو واقف کرائیں گے۔

(۶) تمام پاکستان میں صنعتوں کارخانوں اور دیگر ضروریات کے لئے بڑے پیمانہ پر برقی قوت پیدا کرنے کے متعدد منصوبوں پر تیزی سے عمل کیا جارہا ہے۔ حکومت نے اس کام کی ذمہ داری خود سنبھال لی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ایک بل تیار کر رہی ہے۔

(۷) امسال یکم اکتوبر سے ۲۲ دسمبر تک ترقی کے منصوبوں کی اقتصادی تشخیص کا ایک تربیتی مرکز (زراعتی اور متعلقہ منصوبوں کا ایشیائی مرکز) لاہور میں کام کرے گا۔

(۸) پاکستان میں تیار ہونے والی ہریکین لالٹینیں کی قیود کے بغیر تمام ملکوں کو برآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۹) دنیا کے روئی برآمد کرنے والے علاقوں میں مغربی پاکستان کا دوسرا نمبر ہے اور پاکستان کو اس سے کروڑوں روپے حاصل ہوتے ہیں۔

(۱۰) ۳۰ر اپریل کو ختم ہونے والے پٹ سن کے موجودہ کوٹوں میں سے پٹ سن کی جو مقدار ابھی تک جہاز سے نہیں بھیجی گئی۔ وہ ۳۰ر جون ۱۹۵۰ء تک اپنے متعلقہ مقامات کو بھیجی جاسکتی ہے۔

(۱۱) قومی سہ جماعتی کانفرنس منعقدہ کراچی نے قوانین عمال اور انتظامی کارروائی کا ایک پنج سالہ پروگرام بنایا ہے۔

(۱۲) حکومت پاکستان نے کول مائنز لیبر ویلفیر فنڈ ایکٹ ۱۹۴۷ء کی دفعہ ۸ کے مطابق ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی ہے۔

(۱۳) پنجاب میں دسمبر ۱۹۴۹ء تک رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں کی تعداد ۷۰ تھی۔ جبکہ تمام پاکستان میں یہ تعداد ۲۳۱ تھی۔

(۱۴) تمام پاکستان میں کام کرنے والے کارخانوں کی تعداد اور ان کے ملازمین کی کل تعداد ۱۹۴۸ء میں علی الترتیب ۱۳۸۷ء اور ۲۹ ۲۲ ۱۷ تھی۔

(۱۵) نمک۔ جپسم اور کرومائٹ کے لئے مغربی پاکستان دنیا بھر میں مشہور ہے۔ گندھک شیشہ بنانے والی ریت اور خام لوہا بھی مغربی پاکستان میں پایا جاتا ہے۔

(۱۶) حکومت نے امریکن خساب کے علاقہ کے واسطے سوتی تاگا۔ کاٹن ٹیلس۔ کاغذ دفتی۔ اخباری کاغذ۔ کتابیں۔ رسالے موٹر کاروں اور ٹرکوں کے پرزے۔ السی کا تیل۔ بجلی کے طبی آلات درآمد کرنے کے لئے آزادانہ طریقہ سے لائسنس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(۱۷) ماہ فروری ۱۹۵۰ء کے دوران میں پاکستان میں تبادلہ روزگار کے ۲۲ دفتروں میں ۱۱۸۷۱ اشخاص کے نام درج رجسٹر کئے گئے اور ۳۱۴۳ اشخاص کو روزگار دلایا گیا۔

یکم مئی ۱۹۵۰ء سے موٹر گاڑیوں کے تمام قسم کے پرزوں کی تقسیم اور قیمت پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔

(۱۸) "سرحدی علاقہ" اور کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور اور کوئٹہ کے سوا تمام مغربی پاکستان میں گیہوں اور گیہوں کی اشیا کی قیمت اور ان کی اندرونی نقل و حرکت پر سے کنٹرول ختم کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح سرحدی علاقہ کے سوا پورے پاکستان میں چنے کی قیمت اور نقل و حرکت پر سے بھی کنٹرول ختم کر دیا گیا ہے۔

لاہور کی احمدی خواتین کو اطلاع

لاہور کی تمام ممبرات اور عہدیداران لجنہ اماء اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا ایک جلسہ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ لاہور مورخہ ۲۱ر مئی بوقت ساڑھے دس بجے صبح واقعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ بمنظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ منعقد ہو رہا ہے۔ لہذا تمام بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اس جلسہ میں شمولیت کو اپنا فرض سمجھیں۔ کیونکہ اس دن یوم مساجد منانے کے علاوہ انتخاب عہدیداران لجنہ اماء اللہ لاہور بھی ہوگا۔

(امۃ اللہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

مسئلہ کشمیر پر پریس سے خطاب

سڈنی ۔ ۱۹ر مئی ۔ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں پاکستانی وفد کے قائد پیر کو پریس سے ملاقات کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس ملاقات میں مسئلہ کشمیر کا حل منصفانہ نہ ہونے کی صورت میں پیش آنے والے خطرات پر روشنی ڈالیں گے۔

نیروبی میں مظاہرے

نیروبی ۔ ۱۹ر مئی ۔ نیروبی کے مقامی محلوں میں بکتر بند گاڑیوں میں لوہے کی ٹوپیاں اوڑھ کر پولیس اشتراکیوں کے منظم کئے ہوئے افریقی ہجوم کو منتشر کر رہی ہے۔ جو مشرقی افریقہ کی ٹریڈ یونین کانگریس کے اشتراکی لیڈر مکھن سنگھ کی گرفتاری کے خلاف احتجاجی مظاہرے کر رہے تھے۔ سنگھ کو پولیس نے گزشتہ سوموار کو صبح سویرے گرفتار کیا تھا۔ اسکے بعد سے سنگھ کے ساتھی عام ہڑتال کرا کر شہری زندگی کو مفلوج کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہڑتال کرنیوالوں میں سب سے پہلے ٹیکسی ڈرائیور ہے جنہیں برا راست کا رب سے غیر متعین عنصر سمجھا جاتا تھا۔ (ا۔پ۔ا)

پاکستان کی عورتوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی ہے

نیو یارک ۱۹ مئی۔ مسز ایلانور روز ویلٹ نے اخبار "ورلڈ ٹیلی گرام اینڈ سن" میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ لکھتی ہیں۔ میں نے ٹیلی ویژن پر جو گفتگو کی۔ اس میں مجھ پر اس امر کا خاص اثر پڑا جو وزیر اعظم لیاقت علی خاں اور ان کی بیگم نے ظاہر کیا۔ انہوں نے اپنے ملک کی ترقی کے لئے شاندار کام کیا ہے۔ جو گذشتہ تین سال کے اندر ایک نئی اور آزاد مملکت بن گیا ہے

گذشتہ چند سالوں میں پاکستان میں ستر لاکھ مہاجرین آئے جو زیادہ تر مفلس اور کسان طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور ستر لاکھ گئے جو زیادہ تر پیشہ ور اور امتیازی طبقہ سے تعلق رکھتے تھے ملک میں لاکھوں آدمی ایسے تھے جن کے پاس نہ کھانے کو تھا اور نہ رہنے کو۔ ملک میں وبائی بیماریاں پھیل گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جگہ جگہ لوگ مرنے لگے۔ ملک میں نرسوں کی قلت تھی اور کوئی انجمن یا ادارہ ایسا نہ تھا جو اس مسئلہ کو حل کر سکے

عزت بیگم یافتہ عورتیں جن کے پاس قدرتی نرسنگ کا فن تھا جوان کو گھروں میں دیکھ بھال کے لئے رکھا پایا جاتا ہے۔ ان بیماروں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکل آئیں۔ اب بیگم لیاقت علی خاں نے نرسوں کی تربیت کیلئے آدمیوں کو بلوایا ہے اور صحت کی بہتر حالتیں پیدا کرنے کے لئے ایک کارروائی شروع کر دیا ہے۔ عورتوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں جو ترقی کی ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ (دستار)

برطانیہ کی آبادی

واشنگٹن ۱۹ مئی۔ مشہوری منصوبہ بندی کے برطانوی پروفیسر نے امریکی اخبار نویسوں کو بتایا کہ برطانیہ میں ۲ کروڑ آدمی زیادہ ہیں وہ زیادہ سے زیادہ تین کروڑ کی آبادی چاہتے ہیں اور موجودہ آبادی پانچ کروڑ ہے۔ (دستار)

اردن کے ساتھ اتحاد مہاجرین نے حامی ہیں

عمان ۱۹ مئی۔ مہاجرین کی جنرل کمیٹی کے صدر توفیق توفان نے استار کو ایک تار بھیجا ہے جو حسب ذیل ہے۔ اردن کے ساتھ ہمارا اور تمام عوام کا اپنی مرضی سے ہوا ہے۔ میں اپنے ایک لاکھ تیس ہزار ہم وطنوں کے نام پر غازہ حکومت کی خدمت کرتا ہوں جو صرف اپنی مالک ہے۔ ہاشمی شاہ کے اردن میں ضم کرنے کے علاوہ عرب اقوام کی کوئی زندگی نہ تھی مزمم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ اس اتحاد کی حمایت کریں۔ (دستار)

۔۔۔ معاشیات کے نمائندوں کی کمیٹی ان تجاویز پر بحث و تحقیق کرنے کے لئے مقرر کی ہے۔ (دستار)

عراق میں تیل کے نئے چشمے

قاہرہ ۱۹ مئی۔ باوجودیکہ عراقی پٹرولیم کمپنی نے کوئی قطعی بات کہنے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن یہ خیال کرنے کی وجوہ ہیں کہ تیل کے نئے چشمے جو عراق کے بصرہ کے علاقے میں پائے گئے ہیں مشرق وسطے کے سب سے زیادہ زرخیز چشموں میں سے ہیں۔ اگر سب سے زیادہ زرخیز نہیں ہیں۔ اب تک جو تحقیقات کی گئی ہے کہ تیل کے چشمے کافی دور دور کے فاصلے پر ہیں۔ اور جس گہرائی پر تیل پایا گیا ہے اس میں زیادہ رد و بدل بھی نہیں ہے مزید یہ کہ تیل پر نہ بوجھ ہے کہیں زیادہ کمی نہیں ہے اس سے پہلے جو طبقاتی جائزہ لیا گیا تھا اس سے ظاہر ہوا تھا کہ ایک زرخیز چشمے کی علامات پائی جاتی ہیں۔ (دستار)

عراق میں برف و بارش کا طوفان

بغداد ۱۹ مئی۔ عراق میں برف اور بارش کے طوفان سے شدید سیلاب آ گئے ہیں اور اس سے سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے بصرہ کے علاقہ میں سیلاب نے وسیع علاقے کو گھیر لیا ہے اور مکانوں کو تباہ کر دیا ہے۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے ہیں۔ بچاؤ کے کام میں پولیس اور فوج مدد دے رہی ہے۔ دریائے دجلہ میں موصل کے قریب طغیانی آ رہی ہے۔ جنوب میں دریا کا پانی کافی اونچا ہو گیا ہے اور بغداد اور عراق کے دوسرے شہروں کو شدید خطرہ پیدا ہو جانے کا ڈر ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ تین ماہ میں دریا کا پانی چڑھ جائے گا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی آبپاشی محکمہ کے ڈائریکٹر نے استار کو بتایا ہے کہ ممکن ہے بغداد کے قریب دریا کا پانی ۴۸ میٹرز کی بلندی پر پہنچ جائے جو ایک نازک مقام ہے۔ (دستار)

عراق اور لبنان میں تجارتی گفتگو

بغداد ۱۹ مئی۔ توقع ہے کہ آئندہ چند ہفتوں میں عراق اور لبنان کے درمیان تجارتی مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ استار کو معلوم ہوا ہے کہ عراقی حکومت کو لبنانی تجاویز موصول ہو گئی ہیں اور وہ ان پر غور کر رہی ہے۔ حکومت نے وزارت خارجہ، خزانہ اور ۔۔۔

ترکستانی مسلمانوں کی ابن سعود کی طرف سے مدد

قاہرہ ۱۹ مئی۔ سلطان ابن سعود نے ان ترکستانی مسلمانوں کی فیاضانہ امداد کرنے کا حکم دیا ہے جو اپنے ملک سے کمیونسٹوں کی جارحانہ پیشقدمی کے بعد سعودی عرب میں پناہ گزین ہوئے ہیں۔ اس سے پیشتر اس ماہ کے اوائل میں مصر میں آباد ترکستانی باشندوں نے پناہ گزینوں کی جانب سے امداد کی اپیل کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود نے موجودہ پناہ گزینوں کو داخلہ محصول سے مستثنیٰ قرار دینے۔ ملک میں ایک جگہ سے دوسری جگہ مفت پہنچانے کا حکم دیا ہے۔ اور جن لوگوں کو ملک سے چلے جانے کا حکم دیا تھا انہیں اب ملک میں رہنے کی بھی اجازت دیدی گئی ہے۔ اس سے قبل مصری اطلاعات میں بیان کیا گیا تھا کہ سعودی عرب کے بعض افسروں نے پناہ گزینوں کو پروانہ راہداری دینے سے اس بنیاد پر انکار کر دیا تھا کہ یہ پروانہ راہداری صرف حاجیوں کو دئیے جاتے ہیں۔ مزید معلوم ہوا تھا کہ مکہ معظمہ کے حکام نے بعض پناہ گزینوں کو ملک سے چلے جانے کا حکم دیا تھا۔

مصر اناج درآمد کرنا بند کر دے گا

قاہرہ ۱۹ مئی۔ مصر اناج اور گنے کی کاشت کے علاقے میں اتنا اضافہ کرنے کی اسکیم بنا رہا ہے کہ اس کو باہر سے گیہوں، مکئی اور شکر منگوانے کی ضرورت نہ پڑے۔ ایک کانفرنس میں زراعت، خدمات عامہ اور قومی معاشیات کے وزیروں نے شرکت کی تھی۔ اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا تھا۔ اس کے بعد بھی محکمہ جاتی کانفرنس میں غور کیا گیا ہے۔ وزیر خدمات عامہ آبپاشی کی قائم پالیسی پر اور پانی جمع کرنے کے نظام پر اثر ڈالے بغیر زیادہ زمین زیر کاشت لائی جا سکتی ہے اور اس کے لئے ضروری پانی مہیا کیا جا سکتا ہے۔ (دستار)

مسز اوون ڈکسن کا فیصلہ

لیک سکسیس ۱۹ مئی۔ اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کشمیر کے لئے اقوام متحدہ کے مصالحت کنندہ سر اوون ڈکسن نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ کراچی کی بجائے پہلے دہلی پہنچ کر پنڈت نہرو سے ملیں۔ پہلے ان کا ارادہ تھا کہ وہ دہلی جانے سے پہلے کراچی ٹھہر کر وزیر خارجہ پاکستان اور دوسرے پاکستانی حکام سے تبادلہ خیالات کریں گے اس پروگرام میں تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ پنڈت نہرو ۳۱ مئی کو انڈونیشیا جا رہے ہیں علاوہ ازیں وزیر اعظم پاکستان سے پیرس میں سر ڈکسن کی ملاقات ہو چکی ہے

سر ڈکسن ہفتہ یا اتوار کو بذریعہ طیارہ لنڈن روانہ ہوں گے۔ وہ برعظیم ہند و پاکستان روانہ ہونے سے پہلے لنڈن یا پیرس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ٹرگوے لی سے ملیں گے اور ہندوستان و پاکستان کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کے بعد وہ اپنے دائمی سمجھا لینے کے لئے کشمیر روانہ ہو جائیں گے۔

۔۔۔ کے دوران میں مصری نمائندہ کی پرزور تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصر اخراج کے مسئلہ پر کس سنجیدگی سے غور کر رہا ہے مزید برآں مصر اس وقت لیگ کی سب سے زیادہ مالی امداد کر رہا ہے مزید برآں مصر اس وقت لیگ کی سب سے زیادہ مالی امداد کر رہا ہے اور عراق اور اردن کے ساتھ لیگ کی بڑی فوجی طاقت بھی مصر رہا ہے (دستار)

مسئلہ فلسطین پر مصر اور اردن کے درمیان کشیدگی

لنڈن ۱۹ مئی۔ مصر میں سیاسی مبصر ابھی تک ۔۔۔ اردن اور مصر کے درمیان کشیدگی کے امکان سے نڈر ہونے پر کسی قسم کی ناامیدی کا اظہار نہیں کر رہے ہیں۔ یہ خیال تقویت پکڑتا جا رہا ہے کہ اگر ایک ماہ کے بعد عرب لیگ کونسل کے اجلاس منعقد ہونے سے قبل ہی دونوں ملکوں کے درمیان مفاہمت نہ ہو گئی تو پھر مصر کا لیگ میں رہنا بھی اتنا اہم اور نازک سوال بن جائے گا جتنا اردن کے اخراج کا سوال مصر کو یقین ہے کہ اردن لیگ کے لئے کسی فائدہ کا موجب ہونے کے بجائے بار ہی ثابت ہوا ہے اور یہ کہ اردن کے اخراج سے جس کی مصر نے لیگ کی سیاسی کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں وکالت کی ہے لیگ کا باقی ماندہ ڈھانچہ مضبوط ہو جائے گا۔ اب تک سعودی عرب، مصر اور لبنان نے مصر کی تائید کی ہے لیکن عراق اور یمن نے اپنے آخری فیصلہ کا اظہار نہیں کیا ہے متفقہ رائے کے بعد ہی کسی ممبر کو لیگ سے خارج کیا جا سکتا ہے

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قاہرہ رقمطراز ہے کہ اس لئے عراق اور یمن کو قاہرہ میں پیدا ہونے والے ان ردعمل کا خیال رکھنا چاہئے جو ان سفارشات کے نہ مانے جانے کی صورت میں ہوں گے۔ وہ لکھتا ہے کہ مسئلہ مصر اور اردن کے درمیان ایک کو چن لینے کا سادہ سا مسئلہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ اردن مستعفی نہ ہوا کوئی مفاہمت قبول کر لے۔ حالیہ اجلاس ۔۔۔